

- کیوں ڈرتے ہو عشاق کی بے حوصلگی سے جو ر فو ہو ہی نہ سکے۔
- ۲۔ لغات۔  
سر انگشت حنائی:  
منہدی لگی انگلی کا سرا۔  
شرح: خواجہ حالی فرماتے ہیں:  
”لفظ ”تو“ نے جو دوسرے مصرع میں ہے، یہ معنی پیدا کر دیے ہیں کہ آنکھ سے لہو روتے روتے دل میں خون کا ایک قطرہ باقی نہیں رہا، اس لیے دوست کے سر انگشت حنائی کے تصور کو غنیمت سمجھتا ہے کہ اس کی وجہ سے دل میں لہو کی ایک بوند تو نظر آتی ہے۔“
- اس شعر کی شرح کے مختلف پہلو مولانا طباطبائی نے نہایت اچھے انداز میں پیش کیے ہیں۔ میں ان کا بیان خلاصہ ذیل میں پیش کرتا ہوں:
- ۱۔ سر انگشت کا منہدی سے لال ہو کر لہو کی بوند ہو جانا بہت اچھی تشبیہ ہے تشبیہ سے مشبہ کی اکثر ترزئین و تحسین مقصود ہوتی ہے۔ شاعر نے سر انگشت کی خوب صورتی آنکھ سے دکھا دی۔
- ۲۔ جس انگلی کی پور لہو کی بوند برابر ہو، وہ انگلی کس قدر نازک ہوگی۔ کنایہ ہمیشہ تصریح سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے۔
- ۳۔ اس شعر میں وجہ مشبہ مرکب ہے، یعنی بوند کی سرخی اور بوند کی شکل دونوں سے وجہ مشبہ کو ترکیب حاصل ہوئی ہے اور مرکب تشبیہ زیادہ بدیع ہوتی ہے۔
- ۴۔ یہ نئی تشبیہ ہے، پہلے کسی نے نظم نہیں کی۔
- ۵۔ اسی تشبیہ سے یہ بات نکالی کہ دل میں ایک بوند تو لہو کی دکھائی دی۔ پھر